الرقم المسلسل
٨

فضائلِ قرآن

تالیف

الامام المجدّد الشیخ محمّد بن عبدالوہّاب رحمہ اللہ

ترجمہ

محمود احمد غضنفر

ناشر

مرکز الدّعوۃ الإسلامیّۃ
۱۶۸- ملتان روڈ لاہور

الرقم المسلسل
٨

فضائلِ قرآن

تالیف

الامام المجدّد الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

ترجمہ

محمود احمد غضنفر

ناشر

مرکز الدعوۃ الإسلامیۃ
۱۶۸- ملتان روڈ لاہور

دوسرا ایڈیشن جنوری ۱۹۸۱ء

نام کتاب : فضائل قرآن

مؤلف : شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب علیہ الرحمہ

مترجم : محمود احمد غضنفر

تعداد : ۲۰،۰۰۰ بیس ہزار

ناشر : مرکز الدعوۃ الاسلامیہ ملتان روڈ لاہور

مطبع : المطبعۃ العربیہ، لیک روڈ لاہور

باب ا

تلاوتِ قرآن مجید اور اُس کی تعلیم و تربیت کے فضائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ط (المجادلة ١١)

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے خدا اُن کے درجے بلند کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ۔ (آل عمران ۔ ۷۹)

کسی آدمی کو یہ شایاں نہیں کہ خدا تو اُسے کتاب اور حکومت اور نبوّت عطا فرمائے اور لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ اُسے یہ کہنا سزاوار ہے کہ اَے اہلِ کتاب) تم (عُلمائے) ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ ماہرِ قرآن کو معزّز و فرماں بردار فرشتوں کا ساتھ نصیب ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتے ہُوئے اٹکتا ہے۔ اور اُسے قرآن پڑھنے میں دُشواری پیش آتی ہے اُسے دوہرا اجر و ثواب نصیب ہوگا۔
یہ بُخاری اور مُسلم کی روایت ہے۔ اور بُخاری شریف میں یہ روایت بھی مذکور ہے :۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ۔

عُثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہتر وُہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔

مسلم شریف میں روایت ہے۔ ابُو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہُوئے سُنا "قرآن مجید پڑھو۔ وُہ روزِ قیامت تلاوت کرنے والوں کا سفارشی بنے گا۔ سُورہ بقرہ اَور آلِ عمران پڑھو۔ یہ دونوں سُورتیں قیامت کے دن بادل کی مانند سایہ فگن ہوں گی یا قطار اندر قطار کھڑے پرندوں کی مانند ہوں گی۔ اَور پڑھنے والوں کی طرف سے وکالت کریں گی۔ سُورہ بقرہ پڑھو۔ اِس کا پڑھنا باعثِ برکت ہے اَور چھوڑنا باعثِ حسرت و پشیمانی اَور مذاق اُڑانے والے تلاوت کی توفیق نہیں پاتے۔

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ اِرشاد فرماتے ہُوئے سُنا کہ قیامت کے روز قرآن مجید اَور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو خدا تعالیٰ کے حضُور پیش کیا جائے گا۔ سب سے آگے سُورۂ بقرہ اَور آلِ عمران ہوں گی۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دونوں سُورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں۔ جن کو میں نے یاد رکھا۔ آپؐ نے اِرشاد فرمایا :۔

۱۔ یہ دونوں سُورتیں بادل کی مانند ہوں گی۔

۲۔ یا دو تاریک سایوں کی مانند ہوں گی جن کے درمیان ایک چمک کی لہر ہو۔

۳۔ یا قطار در قطار کھڑے پرندوں کے دو گروہوں کی مانند ہوں گی جو تلاوت کرنے والوں کے حق میں وکالت کریں گی۔

عبداللہ بن مسعُود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اُسے دس نیکیاں نصیب ہوں گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ (الٓمٓ) ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف لام دُوسرا حرف اَور میم تیسرا حرف ہے

یہ ترمذی کی روایت ہے اَور انہوں نے اِس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن عمرو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں۔ آپؐ نے اِرشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والوں کو کہا جائے گا پڑھو اَور ترقی کی منازل طے کرتے چلو۔ اِس طرح ترتیل

سے پڑھو جس طرح دُنیا میں پڑھا کرتے تھے تمہاری آخری منزل وُہ ہوگی جہاں تم آیات کی تلاوت ختم کروگے۔

مسند امام احمد میں ابُو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی اس سے ملتی جُلتی ایک روایت منقُول ہے لیکن اِس میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے:۔

فیقرء ویصعد بکل آیۃ درجۃ حتی یقرأ آخر شئ منہ۔

وُہ بڑھتا جائے گا اُور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ بلند ہوتا جاتے گا۔ یہاں تک کہ وُہ آخری آیت پڑھے گا۔

اِمام احمدؒ بریدہ رضی اللہ عنہ سے مرفُوع روایت بیان کرتے ہیں:۔

تَعَلَّمُوْا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ۔ سُورہ بقرہ کی تعلیم حاصل کرو۔

اُور اس کے بعد انہی الفاظ کا تذکرہ ہے جو سُورۃ بقرہ اُور آلِ عمران کی فضیلت میں پیچھے گذر چکے ہیں۔ البتہ اِس روایت میں اِن الفاظ کا اضافہ ہے:۔

قرآن مجید قیامت کے دن قبر کھُلنے کے وقت پڑھنے والے کو دُبلے پتلے اِنسان کی صُورت میں ملے گا اُور کہے گا کہ کیا تُو مجھے پہچانتا ہے۔ وُہ کہے گا میں تو نہیں پہچانتا۔ اس کی طرف سے جواب ملے گا میں تو تیرا ساتھی قرآن ہُوں جس نے تجھے گرمی میں پیاسا رکھا اُور رات کو جگائے رکھا۔ ہر تاجر اپنے مال تجارت کے ساتھ اُمیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ اُور تُو آج ہر نوعیت کے مالِ تجارت کے سایہ میں ہے۔ اُسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت دی جائے گی اُور بائیں ہاتھ میں خُلدِ بریں کا پروانہ تھمایا جائے گا۔ اُور اُس کے سر پر عزّت و وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ اس کے والدین کو دو ریشمی لباس پہنائے جائیں گے۔ دُنیا والے تو اُنہیں کوئی مقام نہیں دیتے تھے۔ وُہ تعجّب سے پُوچھیں گے کہ کس عمل کی بناء پر یہ لباس ہمیں پہنایا گیا۔ اُن سے کہا جائے گا کہ تیرے بچّے نے قرآن مجید کا علم حاصل کیا۔ پھر اُس لڑکے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اُور جنّت کے منازل طے کرتے جاؤ۔ اُور جب تک وُہ پڑھتا جائے گا جنّت کے درجات حاصل کرتا جائے گا۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"قرآن مجید پر عمل کرنے والے اللہ کے ولی اور اس کے مقرب ہیں۔"
یہ روایت مسند امام احمد اور نسائی شریف میں منقول ہے۔



باب ۲

حاملینِ قرآن کی عظمت!

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خصوصی مجلس کے ارکان علماء ہی ہوا کرتے تھے۔ خواہ وُہ بوڑھے ہوتے یا جوان۔ ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:۔

"امامت کے فرائض کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا سرانجام دے۔ اگر سب اس میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے سُنّت کا زیادہ علم رکھنے والا، اگر علمِ حدیث میں سب برابر ہوں تو پہلے ہجرت سے مشرّف ہونے والا، اگر سب ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے زیادہ عمر رسیدہ امامت کے فرائض سرانجام دے۔"

ایک روایت میں آیا ہے۔ نہ تو کوئی کسی کی سلطنت میں بلا اجازت امامت کرا سکتا ہے اَور نہ کوئی کسی کے گھر بلا اجازت بیٹھ سکتا ہے۔ یہ روایت مُسلم شریف میں مذکُور ہے۔

بُخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم شہدائے اُحد میں سے ہر دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے۔ پھر ارشاد فرماتے ان میں سے قرآن مجید کا زیادہ علم رکھنے والا کون ہے۔ جب صحابہ کرام ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے تو حضُور علیہ السّلام اسے پہلے لحد میں اُتارتے۔

ابُو موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ بُوڑھے مُسلمان اَور حاملِ قرآن کی عزت اللہ کی رضا کا باعث ہے۔ بشرطیکہ حاملِ قرآن غلو کرنے والا اَور قرآن سے بے وفائی کرنے والا نہ ہو۔

باب ۳

تعلیم و تدبّرِ قرآن کی فرضیّت اور تارکِ قرآن کو تنبیہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا۔ (الاسراء۔ ۴۶)

اور ان کے دِلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثِقل پیدا کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ (الانفال۔ ۲۲)

کچھ شک نہیں کہ خُدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۔ (طٰهٰ۔ ۱۲۴)

اور جو میری نصیحت سے مُنہ پھیرے گا اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اُسے اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔

ابُو مُوسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالےٰ نے جو مجھے علم و ہدایت عنایت فرما کر بھیجا اُس کی مثال مُوسلا دھار بارش کی سی ہے جو زمین پہ نازل ہوتی ہے۔ اگر زمین با صلاحیّت ہو تو وُہ کثرت سے فصل اور گھاس اُگاتی ہے۔ مگر نشیب و فراز والی بنجر زمینیں بھی ہوتی ہیں جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ لوگ اس میں سے پانی پیتے پلاتے اور کھیتی باڑی کرتے ہیں

اَور ایسی غیر ہموار پہاڑی زمین بھی ہوتی ہے جو بارش کے پانی کو اپنے دامن میں نہیں روک سکتی۔ اَور نہ ہی اِس میں فصل اُگانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

یہ مثال اُس شخص کی ہے جس نے دینِ الٰہی میں سمجھ حاصل کی اَور اسے شریعت نے فائدہ دیا اُس نے خود بھی علم حاصل کیا اَور لوگوں کو بھی سکھلایا۔ اَور اُس شخص کی بھی اِس میں تمثیل پائی جاتی ہے جس نے دینِ الٰہی کی طرف توجہ تک نہ کی اَور اس ہدایتِ الٰہی کو قبول نہ کیا جس کا پیغامبر بنا کر مجھے دُنیا کی طرف بھیجا گیا۔ اِس روایت کو بُخاری اَور مُسلم نے نقل کیا۔

عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا۔ "لوگوں پر رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا۔ دُوسروں کی غلطیوں سے درگذر کرو اللہ تعالیٰ تمہارے گُناہ مُعاف فرما دے گا ——— اُس شخص کے لِئے ہلاکت ہے جس کے قول وعمل میں تضاد پایا جاتا ہے اور ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لِئے جو جان بُوجھ کر اپنے کِیے پر اصرار کرتے ہیں۔"

یہ روایت مسند امام احمد کی ہے۔



باب ۴

قرآن مجید نہ سمجھنے والے پر منافقت کا اندیشہ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ۔

(محمد ـ ۱۶)

اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان لگائے رہتے ہیں (سب کچھ سنتے ہیں) یہاں تک کہ تمہارے پاس سے نکل کر چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا۔

(الأعراف ـ ۱۷۹)

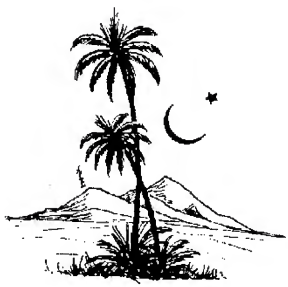
اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں۔ ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں۔

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں قبروں میں فتنۂ دجال کی مانند آزمایا جائے گا۔ ہر ایک شخص سے پوچھا جائے گا کہ تم اس انسان کے متعلق کیا جانتے ہو؟ یقین سے آشنا مومن پکار اٹھے گا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ہمارے پاس واضح دلائل اور ہدایت لے کر آئے۔ ہم نے آپ کی دعوت کو قبول کیا۔ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی۔ تو اسے کہا جائے گا آرام سے سو جائے ہمیں پتہ چل گیا کہ آپ مومن تھے۔ رہا شکی المزاج منافق کا معاملہ تو وہ کہے گا میں تو ان کے متعلق چنداں معلومات نہیں رکھتا۔ لوگوں کو ان سے متعلق جو کچھ کہتے سنا میں نے بھی کہہ دیا۔

بخاری اور مسلم نے اس روایت کو نقل کیا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں :-

"مومن کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں تو وہ دونوں فرشتے کہیں گے تو نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لے آیا بلاشبہ تو نے سچ کہا"



باب ۵

باب قول اللہ تعالےٰ

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ۔ البقرۃ ۷۸

اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ باطل کے سوا (خدا کی کتاب سے) واقف ہی نہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ (الجمعہ ۔ ۵)

جن لوگوں (کے سر) پر تورات لدوائی گئی پھر انہوں نے اُس (کے بارِ تعمیل) کو نہ اُٹھایا اِن کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں۔

ابُودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ اب ایسا وقت قریب آگیا کہ لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا اور اُن کے پلے کچھ باقی نہ رہے گا۔ زیاد بن لبیدؓ انصاری بولے ہم سے علم کیسے چھین لیا جائے گا جب کہ ہم نے قرآن پڑھا اور بخدا اسے پڑھتے رہیں گے۔ اپنی عورتوں اور اولاد کو پڑھاتے رہیں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ زیاد بڑے تعجب کی بات ہے۔ میں تو آپ کو فقہائے مدینہ میں شمار کرتا تھا۔ ذرا سوچو تورات اور انجیل یہود و نصاریٰ کو اب کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔ ترمذی نے اسے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ جب یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ

بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ (البقرۃ۔۱۶۴)

(بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کے لیئے رواں ہیں اور بارش میں جس کو خدا آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز) کردیتا ہے۔ اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھیرے رہتے ہیں عقل مندوں کے لیئے (خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں)

تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:۔

"ہلاکت ہے اُس شخص کے لیئے جس نے اِس آیت کی تلاوت کی اور اس میں غور و فکر نہ کیا۔"

یہ روایت صحیح ابن حبان میں منقول ہے۔



باب ۶

قرآنِ مجید سے رُوگردانی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۔(البقرۃ۔۲۶)

اور نہیں گمراہ کرتا مگر فاسقوں کو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ (المائدہ۔۴۴)

اور جو خدا کے نازل فرمائے ہُوئے احکام کے مُطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ ۔ (البقرۃ۔۱۷۴)

جو لوگ (اللہ کی) کتاب سے ان آیات کو چھپاتے ہیں جو اُس نے نازل فرمائی ہیں اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں۔ وُہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں۔

ابُوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اِس اُمت میں ایک ایسی قوم معرضِ وجُود میں آئے گی کہ تم اپنی نماز کو اُن کے بالمقابل حقیر سمجھو گے۔ وُہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وُہ دین سے صاف اِس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح نیزہ نشانے سے صاف پار گذر جاتا ہے۔ اُس کی اَنّی اور دستے کی طرف دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ اُس پہ خُون کا کوئی ذرہ تک نہیں لگا۔

بُخاری اور مُسلم نے اِسے روایت کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ وُہ قرآن مجید لَے کے ساتھ پڑھیں گے۔ اور عبداللہ بن عمرؓ انہیں

بدترین مخلوق قرار دیتے۔

اور فرماتے کہ وہ کفار کے متعلق نازلہ آیات کو مومنین پر منطبق کرنے لگے۔

ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت منقول ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جس سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے اُسے چھپایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔"



باب

قرآن مجید کو ریاکاری کے جذبے سے پڑھنا

ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہُوئے سُنا۔ قیامت کے دِن سب سے پہلے شہید کے خلاف فیصلہ سُنایا جائے گا۔ اُسے اللہ تعالیٰ کے حضُور پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اُسے اپنی نعمتیں جتائیں گے۔ وُہ ان نعمتوں کو تسلیم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ تو اِن نعمتوں کو کس کام میں لایا۔ وُہ کہے گا۔ مَیں نے تیرے لِئے جنگ لڑی۔ یہاں تک کہ تیری راہ میں شہید ہوگیا۔ اللہ پاک اِرشاد فرمائیں گے تو جُھوٹا ہے۔ تُو نے تو جنگ اِس لِئے لڑی تھی کہ تمہیں بہادر کہا جائے۔ تمہیں بہادر کہہ دیا گیا۔ پھر حُکم ہو گا۔ اَور اُسے اَوندھے مُنہ گھسیٹ کر جہنّم رسید کر دیا جائے گا۔

بعدازاں اُس شخص کو پیش کیا جائے گا جس نے علم حاصل کیا۔ دُوسروں کو تعلیم دی۔ اَور قرآن پڑھا۔ اللہ پاک اُسے اپنی نعمتیں جتائیں گے تو وُہ ان نعمتوں کو تسلیم کرے گا۔ پھر اللہ پاک فرمائیں گے۔ تُو اِن نعمتوں کو کس کام میں لایا۔ تو وُہ کہے گا۔ مَیں نے عِلم سیکھا اَور سِکھلایا اَور تیری رضا کے لِئے قرآن پڑھا۔ اللہ پاک اِرشاد فرمائیں گے۔ تو جُھوٹا ہے۔ تُو نے علم اِس لِئے حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے۔ اَور قرآن اِس لِئے پڑھا کہ قاری کا لقب مِل جائے۔ تو یہ تمہیں نصیب ہو گیا۔ پھر حُکم ہوگا تو اُسے اَوندھے مُنہ جہنّم رسید کر دیا جائے گا۔

اَور پھر اُس دولت مند اِنسان کو پیش کیا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے فراوانی عطا کی اَور مختلف اقسام کے مال و متاع سے نوازا۔ اُسے اللہ پاک اپنی نعمتیں جتائیں گے تو وُہ ان نعمتوں کو تسلیم کرے گا۔ پھر اللہ پاک پُوچھے گا۔ تُو اِن نعمتوں کو کس کام میں لایا تو وُہ کہے گا۔ میں نے کوئی ایسی جگہ نہیں چھوڑی کہ جہاں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اَور میں نے وہاں خرچ نہ کیا ہو۔ اللہ پاک اِرشاد فرمائیں گے۔ تو جُھوٹا ہے۔ تُو نے تو اِس لئے خرچ کیا کہ تمہیں سخی کہا جائے۔ تو یہ کہا جا چُکا پھر حُکم ہوگا اَور اُسے اَوندھے مُنہ گھسیٹ کر جہنّم رسید کر دیا جائے گا۔ یہ مُسلم شریف کی روایت ہے۔

باب ٨

قرآن مجید کو ذریعۂ معاش بنانا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن پڑھو اور اس سے اللہ پاک کی رضا طلب کرو۔ پہلے اس سے کہ ایک ایسی قوم آئے جو قرآن خوانی میں تکلف سے کام لے، جلد بازی کا مظاہرہ کرے اور اسے ٹھہر ٹھہر کے نہ پڑھے۔

ابُو داوٗد نے اسے نقل کیا۔

ابُو داوٗد میں سہل بن سعد کے واسطے سے بھی اس کی ہم معنی روایت منقول ہے وُہ فرماتے ہیں کہ عمران رضی اللہ عنہ کا گذر ایک ایسے آدمی کے پاس ہوا جو قرآن مجید سُنا رہا تھا جب فارغ ہوا تو لوگوں سے مانگنا شرُوع کر دیا۔ تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور فرمایا میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہُوئے سُنا جو قرآن پڑھے۔ اُسے چاہیئے کہ وُہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگے عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن کو ذریعہ بنا کر لوگوں سے مانگے گی۔

اِمام احمد اور ترمذی نے اِسے روایت کیا۔



باب ۹

قرآن مجید سے بے وفائی

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ایک طویل اور مرفوع حدیثِ خواب مروی ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اِرشاد فرمایا۔ رات خواب میں میرے پاس دو آدمی آئے۔ مجھے اپنے ساتھ لے کر چل دیئے۔ کہنے لگے تشریف لے چلیں میں ان دونوں کے ساتھ چل دیا۔ ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دُوسرا آدمی ایک پتھر اُٹھائے اُس کے سرہانے کھڑا تھا اچانک اُس نے اُس کے سر پر پتھر دے مارا جس سے اُس کا سر کچلا گیا۔ اور وُہ لگاتار پتھر مار رہا تھا۔ اور دُوسرے والے سے پہلے سر اپنی پہلی حالت پر عود کر آتا۔ پھر وُہ اس پر وار کرتا اور سر پہلے کی طرح کچلا جاتا۔ میں نے کہا سُبحان اللہ یہ کیا ہے۔ دونوں کہنے لگے۔ یہ وُہ آدمی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تو وُہ اُسے نظر انداز کر کے رات بھر سویا رہا۔ اور دِن کو بھی اُس پر عمل نہ کیا۔ یہ سزا قیامت تک اس کو ملتی رہے گی۔

ایک روایت میں ہے:۔

جو قرآن مجید کا عِلم حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے نظر انداز کئے رکھتا ہے۔ اور فرض نماز کا وقت سو کر گذار دیتا ہے اُس کا حشر بھی یہی ہوگا۔ یہ بُخاری شریف کی روایت ہے۔

اور مُسلم شریف میں ابُو مُوسیٰ اشعریؓ سے ایک روایت منقول ہے اُنہوں نے عُلمائے بصرہ سے کہا۔

"قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ اور اس کے ساتھ تمہیں لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھنی چاہئیں ورنہ تمہارے دِل سخت ہو جائیں گے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں کے دِل سخت ہو گئے تھے۔

عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں:۔

بنی اِسرائیل نے جب لمبی لمبی اُمیدیں باندھنا شرُوع کر دیں تو اُن کے دِل سخت ہو گئے۔ تو اُنہوں نے اپنی طرف سے ایک دِل پسند کتاب کی اختراع کر لی۔ حق اُن کے اور اُن کی خواہشات کے مابین گردش کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اُنہوں نے اللہ کی کتاب کو پسِ پُشت ڈال دیا۔

باب ۱

قرآن مجید کے سوا ہدایت طلب کرنے والے کا انجام

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا۔ (الزخرف۔ ۳۶)

اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے) ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ۔ (النحل ۔ ۸۹)

اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے۔ کہ (اس میں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چشمہ خُم پر ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے خُطبہ اِرشاد فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا۔ لوگو! میں بھی ایک اِنسان ہُوں۔ ممکن ہے عنقریب میرے پاس میرے رب کی طرف سے فرشتہ پیغامِ اجل لے کر آئے اور میں اُسے قبول کر لُوں۔ سُن لو۔ میں تمہارے لئے دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہُوں۔ پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جو ہدایت و نور کا سرچشمہ ہے۔ اللہ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبُوطی سے تھام لو۔ آپ نے کتاب اللہ کی طرف شوق و رغبت دِلائی۔

پھر آپ نے اِرشاد فرمایا۔ میں اپنے اہل بیت کے اِحترام کی تمہیں تلقین کرتا ہُوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں :۔

اِن دونوں میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے۔ گویا کہ وُہ اللہ تعالیٰ کی مضبُوط رسی ہے۔ جس نے اس کی پیروی کی وُہ ہدایت پہ گامزن ہو گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وُہ گمراہ ہو گیا۔

یہ مسلم کی روایت ہے۔

اور مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے ایک یہ روایت بھی منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو یہ کلمات ضرور ارشاد فرماتے:۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

اما بعد۔ بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ بدترین امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سعید بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا۔ آپ نے اس کی ایک طویل مدت تک تلاوت کی۔

صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کاش کہ آپ اس کے متعلق ہمیں بھی بتائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ (یوسف۔۱) — یہ کتاب روشن کی آیات ہیں۔

تو آپ نے اس کی ایک مدت تک تلاوت کی۔

ابن ابی حاتم نے اس حدیث کو سندِ حسن کے ساتھ بیان کیا ہے۔ انہوں نے مسعودی اور انہوں نے قاسم کے واسطے سے یہ بیان فرمایا کہ صحابہ کرامؓ جب اکتاہٹ محسوس کرنے لگے تو عرض کی یا رسول اللہ علیہ السلام ہمیں کوئی حدیث بیان فرمائیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا۔ (الزمر۔۲۳) — خدا نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیات) باہم ملتی جلتی ہیں۔

پھر اکتاہٹ محسوس کرنے لگے تو عرض کی یا رسول اللہ علیہ السلام کوئی حدیث بیان فرمائیں تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمادی۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ (الحدید۔۱۶) — کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں

جنیدؒ نے بعض تابعینؒ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب صحابہ کرامؓ آپ سے کوئی حدیث طلب کرتے تو آپ اُن کی قرآن مجید کے ذریعے راہنمائی فرماتے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں تقریباً ہر روز یہ بات کہا کرتے تھے۔ اللہ انصاف کرنے والا حاکم ہے شکی المزاج تباہ ہو گئے۔ تمہارے بعد بہت سے فتنے سر اُٹھائیں گے۔ مال و دولت کی فراوانی ہوگی۔ قرآن مجید کو کھولا جائے گا۔ مومن، منافق، عورتیں اور بچے اس کی تلاوت کریں گے یہ بھی ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی یہ کہے۔ میں نے قرآن پڑھا۔ میرا خیال ہے یہ لوگ اُس وقت تک میری بات نہیں مانیں گے جب تک میں کوئی نئی چیز اختراع نہ کروں۔ بدعت سے بچو، ہر بدعت گمراہی ہے۔ دانشمند کی کجروی سے بچو۔ بسا اوقات منافق بھی حق بات کہہ گذرتا ہے۔ حق بات کو قبول کرلو خواہ وہ تمہیں کہیں سے ملے۔ حق روشنی کا مینار ہے۔

ابُوداؤد نے اسے روایت کیا۔

بیہقی نے عروۃ بن زبیرؓ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث لکھنے کا ارادہ کیا۔ صحابہؓ نے اس سے اختلاف کیا (چونکہ یہ نزول قرآن کا زمانہ تھا)۔ پھر حضرت عمرؓ نے مہینہ بھر استخارہ کیا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ مجھے تم سے پہلے ایک قوم کی تاریخ یاد آئی۔ اُنہوں نے کتابیں لکھیں۔ انہی پہ اکتفا کیا۔ اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ میں اللہ کی کتاب کو قطعاً کسی چیز کے ساتھ خلط ملط نہیں کروں گا۔

باب ۱۱

غلو فی القرآن کا بیان

بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تجھے ایسا عمل بتاؤں جس سے تو صائم الدہر اور قرآن مجید کا دائمی تلاوت کرنے والا بن جائے۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو ہر دم خیر و بھلائی کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ داؤدی روزہ رکھو۔ وہ سب سے بڑھ کر عبادت گذار تھے ہر ماہ ایک قرآن ختم کرو۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اس سے زیادہ پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہر دہائے میں ایک قرآن ختم کرو۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اس سے زیادہ پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن ختم کرو۔ اور اس سے کم مدت میں ختم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حد سے تجاوز کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

مسند امام احمدؒ میں عبدالرحمان بن شبلی سے مرفوع روایت منقول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا قرآن مجید پڑھو اور اس میں غلو نہ کرو۔ اور نہ قرآن مجید سے بے وفائی کرو اور نہ اس کو ذریعہ معاش بناؤ۔

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس بے نیازی کے عالم میں نہ دیکھوں کہ اس کے پاس میرا حکم مثبت یا منفی صورت میں آتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ ہم تو جو اللہ کی کتاب میں پائیں گے اسی کی اتباع کریں گے۔

ابو داؤد اور ترمذی شریف نے اسے روایت کیا۔

باب ۱۲

متشابہ آیات میں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی :-

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

(آل عمران ۔ ۷)

وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیات محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کی اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصل کا پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصل خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے۔ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا :-

جب آپ ایسے لوگوں کو دیکھیں جو متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں۔ اُن سے بچنے کا اللہ پاک نے بطورِ خاص تذکرہ کیا ہے۔ تم بھی ان سے اپنا دامن بچاؤ۔

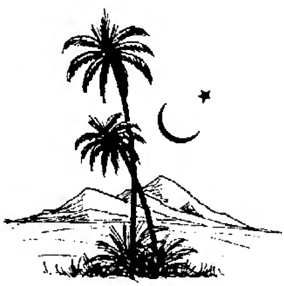
حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

عالم کی لغزش، منافق کا قرآنی مسائل میں جھگڑنا اور گمراہ آئمہ کا فیصلہ اسلام کی عمارت

کو منہدم کر دیتا ہے۔

جب صبیغؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے الذّاریات اور اس جیسی دوسری متشابہ آیات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اُسے سرزنش کی۔

یہ قصّہ بہت مشہور ہے۔ تفصیلات معلوم کرنے کے لِئے دارمی جلد اوّل صفحہ ۴۵ کا مطالعہ فرمائیں۔



باب ۱۳

قرآن مجید میں لاعلمی کی بنا پر رائے زنی کرنے پر تنبیہ

اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (الاعراف۔۳۳)

کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام کیا ہے۔ اور اس کو بھی کہ تم کسی کو خُدا کا شریک بناؤ جس کی اُس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اُس کو بھی کہ خُدا کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں علم نہیں۔

عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا:۔ جِس نے قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے کی بُنیاد پر کی۔ (ایک روایت میں ہے۔ قرآن کی تفسیر بغیر علم کے کی) تو اُس نے اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنالیا۔

ترمذی نے اِسے روایت کیا اور اسے حسن قرار دیا۔

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے کی بُنیاد پر کی۔ اگر وُہ دُرست بات بھی کہہ دے پھر بھی وُہ خطاکار ہوگا۔

ابوداؤد اور ترمذی نے اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث سند کے اِعتبار سے غریب ہے۔

باب ۱۴

قرآنی مسائل میں جھگڑنے کا بیان

ابُوالعالیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ان دو آیات میں قرآن مجید کے مسائل میں جھگڑا کرنے والے کے متعلق کس قدر سخت تنبیہ پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا۔ (المومن ـ ۴) اللہ کی آیات میں کافر ہی جھگڑتے ہیں۔

دُوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ۔ (البقرۃ ـ ۱۷۶) اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وُہ ضد میں (آکر نیکی سے) دُور (ہو گئے) ہیں۔

ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قرآن کے متعلق جھگڑا کرنا کفر ہے۔

احمد اور ابُوداؤد نے اسے روایت کیا ہے۔ اس کی سند ہر اعتبار سے جیّد ہے۔

عمرو بن شعیب باپ کی وساطت سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قرآن مجید کے بارے میں جھگڑتے سنا تو ارشاد فرمایا:۔

تم سے پہلی قومیں اللہ کی کتاب میں اختلاف رکھنے کی بناء پر صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں۔

باب ۱۵

قرآن مجید کے الفاظ و معانی میں اختلاف کرنے کا نتیجہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (ھود۔ ۱۱۸)

وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔ مگر جس پر تمہارے پروردگار نے رحم کیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ۔ (البقرۃ۔ ۲۱۳)

لوگ ایک ہی اُمت تھے تو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے (انبیاء) کو بھیجا۔

بخاری شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے ایک آدمی کو ایک آیت پڑھتے سُنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے برعکس آیت تلاوت کرتے سُنا۔ میں اُسے پکڑ کر رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ مجھے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناراضگی کے آثار نظر آئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم دونوں نیک جذبات رکھتے ہو آپس میں اختلاف نہ کرو تم سے پہلے چند لوگوں نے اختلاف کیا اور ہلاک ہو گئے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ملاقات کے لئے دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ میں نے دو آدمیوں کی آوازیں سُنیں جو ایک آیت کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور چہرۂ انور پر غصّے کے آثار نمایاں تھے۔ ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کی بنا پر ہلاک ہو گئے۔

مسند امام احمد میں عمرو بن شعیبؓ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہُوئے تھے ہم میں سے بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے یُوں کیوں نہیں ارشاد فرما دیا۔ اور

بعض دُوسروں نے کہا کہ اللہ پاک نے ایسے کیوں نہیں اِرشاد فرما دیا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ باتیں سُن لیں۔ باہر تشریف لائے۔ غصّے سے چہرۂ مبارک ایسے سُرخ تھا جس طرح کہ سُرخ انار کا رس رُخساروں پہ اُنڈیل دیا گیا ہو۔ فرمایا کیا تمہیں اِس بات کا حُکم دیا گیا تھا؟ کہ اللہ کی کتاب کے بعض حصّوں کو بعض سے ردّ کرو۔ سُن لو تم سے پہلے بعض قومیں اِسی لئے گمراہ ہو گئی تھیں جو تم کر رہے ہو۔ یہ تمہاری ڈیوٹی نہیں۔ تم اُسی پر عمل کرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اور جس سے تمہیں روکا گیا ہے اس سے باز رہو۔

ایک روایت میں ہے جب آپ باہر تشریف لائے تو وُہ تقدیر کے مسائل میں جھگڑ رہے تھے۔
ترمذی نے ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ مذکور ہیں:۔
آپ باہر تشریف لائے اُدھر ہم تقدیر کے مسائل میں جھگڑ رہے تھے۔
ترمذی نے اِس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔



باب ۱۶

جب تم میں اختلاف پیدا ہو جائے تو منتشر ہو جاؤ

بُخاری شریف میں جندب رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قرآن مجید کی اُس وقت تک تلاوت کرو جب تک تمہارے دِلوں میں طبعی رُجحان باقی رہے۔ اور جب قلب و نظر میں موافقت باقی نہ رہے تو اسے چھوڑ دو۔

بُخاری اور مُسلم شریف میں عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے بیماری کے دَوران ارشاد فرمایا۔ میرے پاس کاغذ لاؤ۔ تاکہ تمہارے لیئے ایسی نصیحت لکھ دُوں جس سے تم گمراہی سے بچ جاؤ۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ آپ شدید تکلیف میں مُبتلا ہیں۔ ہمارے پاس اللہ کی کتاب کافی ہے۔ لہٰذا آپ کو تکلیف نہ دی جائے بعض نے کہا کہ کاغذ آپ کی خدمت میں پیش کرو۔ مجلس میں اس بات پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ۔ نبی (صلی اللہ علیہ وسلّم) کے پاس بیٹھ کر جھگڑنا درست نہیں ہے۔

مُسلم شریف میں عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اُنھوں نے سُورۂ یُوسف کی تلاوت کی۔ ایک آدمی بولا کہ اللہ پاک نے یہ الفاظ کیوں نہیں اُتار دیئے۔ آپ نے اُسے ڈانٹ پلائی۔ کیا تم اللہ کی کتاب کو جُھٹلاتے ہو۔

باب ۱۷

آیاتِ ربّانی سے رُوگردانی کا انجام

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ (السجدہ ۔ ۲۲)

اور اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا، جس کو اُس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وُہ اُن سے منہ پھیر لے ہم گنہگاروں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ تکبّر حق کو ناپسند گردا ننے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔ یہ کبیرہ گناہ ہے کہ آدمی دُوسرے کو کہتا ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ اور دُوسرا جواباً کہتا ہے اپنی تو خبر لو۔

بخاری شریف میں ابُو واقد لیثی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں تشریف فرما تھے اور کچھ لوگ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک تین آدمی آئے دو تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس کھڑے ہو گئے اور ایک چل دیا۔ ایک نے محفل میں جگہ دیکھی، تو وہاں بیٹھ گیا اور دُوسرا مجلس کے آخر میں جا بیٹھا اور تیسرا مُنہ پھیرتا ہوا چل دیا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جب فارغ ہُوئے تو ارشاد فرمایا کیا مَیں تمہیں تین اشخاص کے متعلق بتاؤں۔ ان میں سے ایک نے جگہ حاصل کرنے کی نیّت کی۔ اللہ پاک نے اُسے جگہ دے دی دُوسرا شرمایا اللہ پاک نے بھی اس سے ویسا ہی سلوک کیا۔ تیسرے نے رُوگردانی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے بھی اسے نظر انداز کر دیا۔

قتادہ رضی اللہ عنہ ذیل کی آیت کے متعلق فرماتے ہیں :-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ق (لقمان - ٦)

لوگوں میں بعض ایسے ہیں جو بیہودہ حکایتیں خریدتے ہیں تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے خُدا کے رستے سے گمراہ کریں۔

ممکن ہے کہ اُس نے اِس خریداری میں کوئی خرچ نہ کیا ہو۔

اِنسان کے گمراہ ہونے کے لِئے یہ بات کافی ہے کہ وُہ باطل کو حق پر ترجیح دے۔



باب ۱۸

قرآن مجید کو ترتیل سے پڑھنے کا بیان

ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا اللہ پاک نے مجھے قرآن مجید ترتیل سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اَور ایک روایت میں ہے۔ خوش اِلحان نبی (علیہ السّلام) کو قرآن مجید ترتیل اَور بآوازِ بلند پڑھنے کا حکم دیا۔

بُخاری اَور مُسلم نے اِسے روایت کیا۔

ابُولبابہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا جس نے قرآن مجید ترتیل سے نہ پڑھا اُس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ابُوداوٗد نے اسے سندِ جیّد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

واللہ سبحانہ اعلم وصلی اللہ وسلّم علی محمّد وآلہٖ وصحبہٖ۔



طبع على نفقة
مكتب الدعوة الاسلامية
لاهور — باكستان